© rasailojaraid.com

مقالات

تحریر: الدکتور محمد عجاج الخطیب

ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدہٗ

قسط (۱۹)

اسماء وصفاتِ باری تعالیٰ

"اسماء اللہ الحسنیٰ" کے معانی

۲۹- اَلْبَصِیْرُ

"اَلْمُبْصِرُ" کے معنی میں مبالغہ کے لیے ہے، یعنی نگہبان، خوب دیکھنے والا ـــ مراد اس سے وہ ذاتِ باری تعالیٰ ہے جو ان تمام امور سے بھی واقف ہے جن کا ادراک مخلوق اپنی آنکھوں سے کر سکتی ہے، اور ایسے امور سے بھی باخبر ہے جو اس کے دائرۂ ادراک سے باہر ہیں۔

اگر ایک مسلمان کا یہ ایمان ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی حرکات وسکنات کو دیکھ رہا ہے، اس کے جہری اور سرّی اقوال کو سننے والا ہے ـــ اس کے تمام اعمال سے واقف ہے، خواہ وہ انھیں چھپ کر انجام دے یا علانیہ کرے، دن کے اجالے میں کرے یا رات کے اندھیروں میں! ـــ تو یہ عقیدہ وایمان مسلمان کو اللہ رب العزّت کی طرف مسلسل راغب رکھے گا، اس کے طرزِ عمل کی اصلاح کرے گا، اس کے خُلق کو بلند کرے گا، اس کی روح کو جِلا بخشے گا اور اس کے نفس کو پاکیزہ تر بنائے گا ـــ اس سے نہ صرف فرد کی اصلاح ہو گی، بلکہ پورا معاشرہ سدھر سکتا ہے اور مخلوقِ خداوندی اس ایمانی حلاوت سے آشنا ہو سکتی ہے، جس کا تصور صرف ایک بندۂ مومن ہی کر سکتا ہے!

۳۰- اَلْحَکَمُ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ بَیْنَنَا وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ" (الاعراف: ۸۷)

"یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ فرما دے، اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے!"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"الحکم" یعنی وہ حاکم جس کے فیصلے کو کوئی رد نہ کر سکے اور نہ ہی اس کے حکم سے سرتابی کر سکے

حضرت شریح بن ہانی رض فرماتے ہیں، مجھ سے میرے والد ہانی بن یزید نے بیان فرمایا:

"انّہٗ وفد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فسمعہ النّبیّ صلی اللہ علیہ وسلم یکنونہ بابی الحکم، فقال: انّ اللہ تعالیٰ ھو الحکم، لم تکنی بابی الحکم؟ قال: انّ قومی اذا اختلفوا حکمتُ بینھم فرضی الفریقان، قال النّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم ھل لک ولد؟ قال: شریح وعبد اللہ ومسلم بنو ھانئ، قال: فمن اکبرھم؟ قال: شریح - قال: انت ابو شریح، فدعا لہٗ ولولدہٖ" (الاسماء والصّفات ص ۸۰، ابوداؤد، نسائی، دیکھیے جمع الفوائد ج ۲ ص ۱۰۴)

"وہ (میرے والد) ایک وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے یہ سنا کہ لوگ انھیں "ابو الحکم" کی کنیت سے پکارتے ہیں، تو آپ نے فرمایا، "آپ نے اپنی کنیت ابو الحکم کیوں رکھی ہے؟ —— "حَکَم" تو اللہ رب العزت کی ذات ہے، لہٰذا یہ کنیت نہ رکھیے!" انھوں نے جواب دیا، "اللہ کے رسولؐ! میری قوم میں جب کوئی اختلاف پیدا ہوتا ہے اور میں ان میں فیصلہ کرتا ہوں تو دونوں فریق میرے فیصلہ پر راضی ہو جاتے ہیں، اسی لیے میری یہ کنیت ہے"۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "کیا آپ کی کوئی اولاد ہے؟" عرض کی، "تین بیٹے ہیں: شریح، عبد اللہ اور مسلم!" آپؐ نے پوچھا، "ان میں سے بڑا کون ہے؟" انھوں نے جواب دیا: "شریح"! آپؐ نے فرمایا، "تو پھر آپ ابو شریح ہیں"۔ اس کے بعد آپؐ نے ان کے لیے اور ان کی اولاد کے لیے (برکت کی) دعاء کی!"

قاضی فقیہ ابو عبد اللہ الحلیمی "حَکَم" کے معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ھو اللہ الّذی الیہ الحکم۔ واصل الحکم منع الفساد، وشرائع اللہ تعالیٰ کلّھا استصلاح للعباد" (الاسماء والصفات ص ۸۰)

یعنی "حَکَم" وہ ذاتِ اعلیٰ ہے، جس کو فیصلہ کرنے کا اصل حق ہے۔ اس کے تمام فیصلوں کی روح فساد کا خاتمہ ہے اور شریعت کے تمام امور (قوانینِ الٰہیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انسانوں کی (انفرادی و اجتماعی) اصلاح کے حامل ہیں۔"

علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں :

"حَکَم کہا ہی اسے جا سکتا ہے جو لوگوں کو دوسروں پر ظلم کرنے سے باز رکھ سکے اور مظلوموں کو ظالموں کے ظلم سے بچا سکے۔" (الاسماء والصفات ص ۸۰)

۱۳۔ اَلعَدلُ

"الذی لا یمیل به الهوٰی فیجور فی الحکم۔"

یعنی وہ ذات جس کے فیصلہ میں ذاتی مفاد کو دخل نہ ہو، مبادا اس کا نتیجہ "فیصلہ میں ظلم" کی صورت میں نکلے۔ "اَلعَدل" "عَدَلَ، یَعدِلُ، عَدلاً" سے مصدر ہے اور یہ اسمِ گرامی صرف اللہ رب العزت کو لائق ہے۔

عدل، عادل کے معنوں میں ہے، تاہم یہ "عادل" سے زیادہ بلیغ ہے۔ اسی لیے اللہ عزّ شانہٗ وجلّ جلالہٗ نے اس نام سے اپنے تئیں موسوم فرمایا ہے —— چنانچہ وہ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے، حق ہی بیان فرماتا ہے، اور جو کچھ کرتا ہے وہ بھی حق ہی ہوتا ہے —— اللہ ربّ العالمین کا یہ ارشاد، جو قرآنِ کریم کی توصیف میں وارد ہوا ہے، کس قدر بلیغ ہے کہ :

"وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔" (بنی اسرائیل : ۱۰۵)

"اور ہم نے اس قرآن کو حق کے ساتھ نازل فرمایا اور یہ حق کے ساتھ ہی نازل ہوا ہے!"

اللہ رب العزت خود بھی عادل ہیں، اور اپنے بندوں کو بھی انھوں نے یہ حکم فرمایا ہے کہ وہ فیصلے انصاف کے ساتھ کیا کریں —— ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ —— الاٰیة!" (النساء : ۵۸)

"اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے اہل کے حوالے کر دیا کرو۔ اور جب لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو!"

نیز فرمایا :

"وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ۔" (الحجرات : ۹)

"اور انصاف سے کام لو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت سی ایسی حدیثیں وارد ہوئی ہیں جو عدل و انصاف کی ترغیب دیتی، اور عدل و انصاف کو ملحوظ رکھنے والوں کے بلند مرتبہ ہونے کی بشارت دیتی ہیں —— مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"سبعة یظلّهم الله فی ظلّه یوم لا ظلّ الّا ظلّه، امام عادل —— الحدیث۔ ؎۱"

"سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اپنے سایہ میں رکھے گا، جس دن اس کے سایہ کے سوا دوسرا کوئی سایہ نہ ہوگا، ایک تو انصاف کرنے والا حاکم...!"

نیز فرمایا:

"انّ المقسطین (ای عادلین) عند الله علی منابر من نور عن یمین

؎۱ بقیہ حدیث یوں ہے:

"وشابّ نشأ فی عبادة الله، ورجل قلبہٗ معلّق بالمساجد، ورجلان تحابّا فی الله، اجتمعا علیه وتفرّقا علیه، ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال فقال: انّی اخاف الله، ورجل تصدّق بصدقة فاخفاها حتّٰی لا تعلم شماله ما تنفق یمینه، ورجل ذکر الله خالیا ففاضت عیناه" (التّرغیب والتّرهیب ج ۳، ص ۱۶۴-۱۶۵ و قبسات من هدی النّبوۃ، ص ۳۰)

"دوسرا وہ نوجوان جو جوانی کی امنگ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا، تیسرا وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہے، چوتھے نمبر پر وہ دو آدمی جو باہم اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھیں۔ زندگی بھر ایسے ہی رہیں اور اسی پر مریں۔ پانچواں وہ مرد جسے کوئی بلند مرتبہ خوبصورت عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ یہ کہہ کر انکار کردے کہ میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (لہٰذا تمہاری دعوت قبول نہیں کرسکتا) چھٹا وہ مرد جس نے اللہ کی راہ میں چھپا کر صدقہ دیا کہ داہنے ہاتھ سے جو دیا، بائیں ہاتھ کو بھی اس کی خبر نہ ہوئی، اور ساتواں وہ مرد جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور (اس کی خشیت سے) اس کی دونوں آنکھیں بہہ نکلیں (یعنی رو دیا!)"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الرحمان، وکلتا یدایہ یمین، الذین یعدلون فی حکمہم اہلیہم وما ولوا۔ (صحیح مسلم والنسائی، والترغیب والترہیب ج ۲، ص ۱۶۷)

"انصاف کرنے والے (عادل لوگ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک نور کے منبروں پر رحمان کے داہنے ہاتھ جگہ پائیں گے، جب کہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں — یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں میں عدل کو روا رکھتے ہیں، اپنے اہل کے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان، جن کے وہ حاکم بنائے گئے، انصاف کو قائم کرتے ہیں۔"

(جاری ہے)

سنتِ ابراہیمیؑ کا تقاضا

مقبوضہ کشمیر میں ہماری مائیں بہنیں اور بھائی سنتِ ابراہیمیؑ کا عملی نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ آج مائیں اپنے اسماعیل نہلا دھلا کر رزم گاہِ حق و باطل میں بھیجتی ہیں۔

سنتِ ابراہیمیؑ کے پیروکار آخر یہ لازوال قربانیاں کیوں دے رہے ہیں؟ اس لیے کہ کفر و شرک کے پجاری دینِ حنیف کو (خاکم بدہن) مسخ کرنا چاہتے تھے۔ غیرتِ دینی کا تقاضا تھا کہ اسلامی تشخص کا تحفظ کیا جائے، چنانچہ دینی حمیت سے سرشار توحید و سنت کے متوالے کفر کے طوفان سے ٹکرا گئے۔

یہ جرمِ حریت کفر کو گوارہ نہ تھا چنانچہ مسلمانوں کی بستی پر ہنود، یہود اور نصاریٰ کی سرخ آندھیاں چلنا شروع ہو گئیں اور شمعِ حرم کے پروانے ایک ایک کر کے شہید ہونے لگے۔

آج روئے زمین کے مسلمانوں کا دشمن صلیبی سامراج امریکہ ۵۰ ہزار سے زائد کشمیری فرزندانِ توحید کی قربانیوں کو کالی دیوی کی بھینٹ چڑھانا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت "بزرگ شیطان" امریکہ کی ایماء پر ملتِ اسلامیہ کے اس حصے "مقبوضہ کشمیر" میں خون کے دریا بہا رہا ہے۔

اس اندوہناک صورت حال کے تناظر میں کیا آپ فلسفہ قربانی کی روح کے مطابق مقبوضہ کشمیر کے مظلوم و مقہور مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیں گے؟

(تحریک المجاہدین جموں و کشمیر مظفر آباد سری نگر)

پوسٹ بکس نمبر ۱۲۶

© rasailojaraid.com